بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ | ۱۸ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش | ۲۱ محرم الحرام ۱۳۶۳ ھ | ۱۸ جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۵

مدینۃ المسیح

لاہور ۱۶ ماہ صلح۔ آج ۹ بجے رات بذریعہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو آج قدرے کھانسی ہے۔ اور کل کچھ حرارت تھی۔ احباب حضور کی صحت کیلئے دعا فرمائیں ——— بوقت سات بجے شام بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آج پانچ بجے شام کے قریب سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کو ۱۰۰ درجہ کا بخار ہو گیا۔ جو غالباً کل کے دورہ کے ری ایکشن میں ہے۔ مگر خدا کے فضل سے نبض۔ تنفس اور بلڈ پریشر کی حالت اچھی ہے۔ البتہ نبض میں کبھی کبھی کچھ بے قاعدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔ (مفصل رپورٹ صفحہ ۲ پر ملاحظہ ہو)

قادیان ۱۶ ماہ صلح حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے عوارضات بدستور ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی بہت زیادہ بیمار ہیں۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۱ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ

ایک تازہ ابتلاء

نیکی اور اخلاص میں مزید ترقی کرنیکی ضرورت

(از جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے)

بعض اطلاعات سے جو ابھی موصول ہوئی ہیں پتہ چلا ہے۔ کہ موضع بھابڑہ کے معاملہ کے ضمن میں گورنمنٹ ہمارے آدمیوں کے خلاف ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت کیس چلانے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ اور یہ امر نہایت تشویشناک ہے۔ چونکہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے اذن کے سوا دنیا میں کوئی چیز انسان کو نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اس لئے ہمارے لئے یہ تکلیف ابتلاء کا رنگ رکھتی ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس کے نیچے ہمارے لئے کوئی بہت بڑی بھلائی مضمر ہو۔ لیکن اس تشویش کے ساتھ اس امر میں ایک خوشی کا پہلو بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمارے دوستوں کو یہ تکلیف تبلیغ اسلام کے تعلق میں پہنچ رہی ہے۔ اور ہم اس پر اللہ تعالےٰ کا شکر کرتے ہیں۔ کہ اس نے ہمیں ماجور من اللہ ہونے کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ ہمیں بحیثیت ایک جماعت کے اللہ تعالےٰ کے راستہ میں تبلیغ کے ضمن میں تکلیف پہنچی ہے۔ اس سے پہلے اکا دکا احمدیوں کو تکلیفیں پہنچتی رہی ہیں۔ یا دشمنوں کے حملہ کا نشانہ مبلغین ہی بنتے رہے ہیں لیکن اس دفعہ اس تکلیف میں جماعت کا ہر طبقہ اور ہر ایک درجہ کے آدمی شامل ہیں۔ اور مبلغین میں سے شاید مولوی دل محمد صاحب ہی ایک ہیں۔ باقی دوسرے لوگ ہیں۔ احباب جماعت کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ دنیا آپ لوگوں کی سخت مخالف ہے۔ اس مخالفت میں بعض راعی اور اکثر رعایا کا حصہ شامل ہے۔ اور قلیلا من عبادی الشکور کے ماتحت بہت قلیل حصہ ہمارے ساتھ ہے۔ یہ مقابلہ یا تخالف قومی ملکی یا مذہبی جھگڑا نہیں ہے۔ بلکہ نیکی اور بدی کا مقابلہ ہے۔ اور اخلاص محض کا دنیاوی عقلمندی کے ساتھ ٹکراؤ ہے۔ اس لئے تخالف اور تضاد ایک طبعی امر ہے۔ اور اسی وجہ سے ہمیں کسی سے شکایت بھی نہیں۔ اور نہ ہی ہمیں ان تکالیف سے گھبرانا چاہیئے۔

دوسرا امر یہ ہے۔ کہ ہمیں نیکی اور اخلاص میں مزید ترقی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ نور کا شعلہ جب تک اپنی ذات میں کمال کے درجے کو نہیں پہنچ جاتا۔ اندھیرے کو روشنی سے نہیں بدل سکتا۔ اور نہ ہی کمزور آگ خس و خاشاک کو جلا سکتی ہے۔ اس لئے جب تک نیکی میں امتیاز حاصل نہ کیا جائے۔ اور نیکی اور بدی میں فرق بیّن نہ ہو جائے۔ اور قد تبین الرشد من الغی کی حالت پیدا نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نمایاں فیصلہ بھی صادر نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ فرقان کے نزول کے لئے نیکی اور بدی میں فرق بیّن لازمی شرط ہے۔ چونکہ مجھے یہ شبہ ہے۔ کہ آپ لوگوں کے ایک حصہ میں غرباء اور مساکین اور بے سرو سامان مظلومین کی بھلائی کے لئے جذبہ بہت کمزور ہے۔ اور المرء یقیس علیٰ نفسہٖ کی بنا پر آپ لوگوں کا ایک حصہ اس غلط خیال میں مبتلا ہے۔ کہ غرباء کے ساتھ دنیا میں انصاف ہو رہا ہے۔ اس لئے میں احمدی احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ آئندہ کے لئے عملی رنگ میں نیکی کی طرف ایسے رنگ میں قدم اٹھائیں۔ کہ عملی رنگ میں ان میں اور دوسری قوموں میں فرق بیّن نظر آئے۔ اور وہ رب العالمین کے سچے بندے اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر پوری طرح قائم ہونے کا اللہ تعالےٰ کے حضور عملی ثبوت پیش کریں۔ تاکہ ہم میں اور ہماری قوم میں خدا تعالےٰ جلدی فیصلہ کر دے۔ اور ابتلاؤں کے دن ختم ہو جائیں۔ مسیح ناصری علیہ السلام کو اس لئے دار پر نہیں کھینچا گیا تھا۔ کہ وہ بد تھے یا باغی تھے۔ بلکہ اس وقت کی یہودی قوم میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نیکی کے جذبہ کی برداشت نہ تھی۔ اس لئے ان کو باقاعدہ باغی قرار دے کر صلیب پر کھنچوایا گیا۔ اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جان بچانے کے لئے کھچی ہوئی تلواروں کے سامنے بھوکے اور پیاسے راتوں رات گھر سے بے سرو سامان چلے جانا پڑا۔ اور تین دن رات سانپوں اور بچھوؤں کے ساتھ ہم بستر رہنے کے بعد قریباً اڑھائی سو میل کے فاصلے پر مدینہ میں جا کر پناہ لینی پڑی۔ اور آخر مکہ کے لوگوں کو آب حیات کا پیالہ زبردستی ہی پلایا گیا۔

اللہ تعالےٰ ہماری قوم پر بھی رحم فرمائے۔ میں اس تحریر کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دعائیہ الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔ اللّٰھم اھد قومی انھم لا یعلمون۔ اے اللہ تعالےٰ میری قوم کو ہدایت دے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتے۔ اور وہ یہ افعال اپنی لاعلمی کی وجہ سے کر رہے ہیں*

مسجد اقصیٰ کیلئے عطیّہ

جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنت کنٹہ ریاست حیدر آباد دکن نے مسجد اقصیٰ کے اندرونی حصہ کے لئے نہایت خوشنما دریاں تیار کر کے بھجوائی ہیں۔ اور حیدر آباد سے قادیان تک پہنچانے کے اخراجات بھی خود برداشت کئے ہیں۔ گذشتہ سال ہمارے اسی بھائی نے مسجد مبارک کے لئے بھی دریاں بھجوائی تھیں۔ نظارت تعلیم و تربیت ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے احباب سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس بھائی کے کاروبار میں برکت دے۔ اور ان کو بیش از پیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے*

ناظر تعلیم و تربیت

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت و عافیت کے لئے خصوصیت سے دعا کی جائے

قادیان ۱۵ و ۱۶ ماہ صلح سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی اپریشن کی خبر شائع کی جا چکی ہے جہاں تک حالات پیش آمدہ کے ماتحت ممکن تھا۔ اپریشن خدا کے فضل سے کامیاب ہو گیا تھا۔ مگر دوسرے دن یعنی ۵ ماہ صلح بارہ بجے دن کے قریب لاہور سے اچانک بذریعہ فون اطلاع آئی۔ کہ سیدہ موصوفہ کو سخت ضعف کا دورہ ہو گیا ہے۔ جو بعد کی اطلاع کے مطابق ایک بجے کے قریب خطرناک صورت اختیار کر گیا۔ اور نبض قریباً مفقود ہو گئی۔ اور ڈاکٹروں نے گرتی ہوئی حالت کو سنبھالنے کے لئے خارجی خون داخل کرنے کا انتظام کیا۔ اور یہ عمل قریباً ۷ بجے شام تک جاری رہا۔ قادیان میں اس اطلاع کے ملتے ہی عام تحریک دعا کے علاوہ اجتماعی دعا کا بھی انتظام کیا گیا۔ اور جو دوست بھی اس وقت جلدی میں جمع ہو سکے۔ جن میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب اور حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب بھی شامل تھے۔ انہوں نے مسجد مبارک کے پرانے حصہ میں جمع ہو کر نہائت خشوع خضوع کے ساتھ دعا کی۔ اور پھر زیادہ اعلان کر کے نماز عصر کے بعد ایک بھاری مجمع نے مسجد مبارک میں دوبارہ دعا کی۔ دعا کرنے والوں میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خصوصیت کے ساتھ مدعو کیا گیا تھا۔ سو الحمد للہ کہ خدا نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور اپنے دوسرے بندوں کی دعاؤں کو سنا۔ اور شام کے قریب لاہور سے اطلاع آئی۔ کہ سیدہ موصوفہ کو اب کسی قدر افاقہ ہے۔ اس کے بعد آج ۶ ماہ صلح کی صبح کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے سیدہ موصوفہ کی حالت میں کافی افاقہ ہے۔ اور رات نسبتاً آرام سے گذری ہے۔ اور نبض اور تنفس اور بلڈ پریشر ہر سہ میں بہتری کی علامات ظاہر ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب سیدہ موصوفہ کی کامل صحت اور جلد شفایابی کے لئے مخصوص دعا جاری رکھیں۔

دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھو

"میں ان سب کو جو اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔ یا حصہ لے سکتے ہیں۔ یا اگر پہلے انہوں نے حصہ نہیں لیا۔ تو اب وہ اپنی گذشتہ کوتاہیوں کے ازالہ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کے لئے بلاتا ہوں۔ اور مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ وہ اس سال کی تحریک میں (یعنی سال دہم کی تحریک میں) پہلے تمام سالوں سے بڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کریں۔" آپ نے اگر ابھی تک وعدہ نہیں کیا۔ تو وہ سن لیں۔ کہ جو وعدے ۷ فروری تک یہاں پہنچ جائیں گے۔ یا اپنے اپنے مقام سے ۳۱ جنوری کو روانہ ہوں گے۔ وہی قبول کئے جائیں گے۔ باقی نہیں۔"

آپ اس اعلان کو پڑھ کر اپنا وعدہ لکھ کر ابھی حوالہ ڈاک کر دیں۔ تا آپ وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی نہ ہوں۔ اگر آپ کی جماعت کی فہرست ابھی تک تیار نہیں ہوئی ہے۔ تو عہدہ داران کو اس فہرست کے تیار کرنے میں خود مدد دیں۔ کیونکہ آپ جس قدر احباب کو اس میں شامل کریں گے۔ ان کے ثواب میں آپ بھی حصہ دار ہوں گے۔

جماعتوں کے وعدہ کرنے والے اور افراد براہ راست وعدہ دینے والے یہ نوٹ کریں کہ زیادہ سے زیادہ ۳۱ جنوری یا یکم فروری کو وعدوں کی فہرست اپنے مقامی ڈاکخانہ میں ڈال دیں۔ تا ۷ فروری تک مرکز میں پہونچ جائے۔ اور حضور کے پیش ہو کر اس کی منظوری ہو جائے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

ضروری اعلان۔ فوجی ملازمت کے سلسلہ میں جو احمدی احباب ٹریننگ سکول احمد نگر میں آئیں۔ وہ علم قسم کی سہولتیں اور واقفیت بہم پہنچانے کے لئے مجھ سے ملیں۔ مرزا بشارت احمد ایم۔ بی ہسپتال احمد نگر

اخبار احمدیہ

اعلانات نکاح! (۱) خاکسار نے مورخہ ۲۹/۱۲/۴۳ کو بمقام ڈسکہ اپنے لڑکے محمد اکبر میر کا نکاح مسماۃ صادقہ بیگم صاحبہ بنت میاں محمد ابراہیم صاحب مرحوم ڈسکہ کے ساتھ بعوض مبلغ ۷۰۰ روپیہ حق مہر پڑھا۔ خاکسار محمد بخش میر امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ (۲) میاں یاسین شریف صاحب حیدر آبادی کا نکاح صابرہ بیگم صاحبہ بنت سید عبد الخالق صاحب کے ساتھ اڑھائی سو روپیہ مہر پر مولوی عبد القادر صاحب صدیقی حیدر آبادی نے پڑھا۔ خاکسار حکیم محبوب عثمان آباد (۳) خان زادہ شکیل احمد خاں صاحب کا نکاح جناب حامد حسین خاں صاحب معاون ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی دختر نیک اختر سے مولوی سید سرور شاہ صاحب نے بعوض ایک ہزار روپیہ پڑھا۔ خانزادہ محمد اسحٰق نئی دہلی

ولادت! (۱) عزت خان صاحب محمود ساکن بہلول پور چک ۱۲۷ کے ہاں ۲۰۔ ۲۱ جنوری کی درمیانی شب کو بفضل خدا لڑکا تولد ہوا۔ جس کا نام محمد مبشر خان محمود رکھا گیا۔ (۲) مرزا عزیز احمد صاحب لاہور کے ہاں ۱۲/۱۳ جنوری کی درمیانی شب کو بفضل خدا لڑکا تولد ہوا۔ مولود جناب مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کا نواسا ہے (۳) عبد اللطیف صاحب ملازم سٹار ہوزری محلہ دار الرحمت کے ہاں دوسرا لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ درازی عمر عطا کرے۔ اور خادم دین بنائے۔

درخواست ہائے دعا! (۱) اہلیہ صاحبہ مولوی شوکت حسین صاحب بیمار ہیں (۲) حافظ محمد ابراہیم صاحب امام مسجد دار الفضل کا لڑکا اور نواسہ بیمار ہے (۳) مرزا احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں (۴) محمد بشیر صاحب وزیر آبادی کی بڑی ہمشیر بعارضہ بخار علیل ہیں (۵) منور احمد عرصہ سے سول ہسپتال جہلم میں زیر علاج ہیں۔ (۶) جمعدار عبد اللہ خان صاحب اپنی ترقی کے لئے۔ (۷) فضل رب عمر صاحب اور فضل وہاب ابوبکر صاحب ملازمت کے لئے امتحانات میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں (۸) مرزا عطاء الرحمٰن صاحب مرزا منور احمد صاحب۔ مرزا فضل الرحمٰن صاحب اور چودھری فضل حق صاحب جنگی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ ان کی سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے (۹) مرزا عبد المنان صاحب کو بعض مشکلات در پیش ہیں۔ (۱۰) مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سیرالیون کا چھوٹا بھائی لاہور میں کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ (۱۱) چودھری عطاء اللہ صاحب و چودھری عنائت اللہ صاحب چودھری عنائت الرحمٰن صاحب و عبد الحمید صاحبان فیلڈ سروس میں ہیں۔ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۱۲) سید بشیر حسین شاہ صاحب جیلانی سمندر پار ہیں بخیریت واپسی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں (۱۳) شیخ عظیم الدین صاحب حیدر آباد کا لڑکا فاروق احمد بعارضہ ملیریا سخت بیمار ہے۔ احباب سب کی خیریت صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔

ایک مخلص احمدی کا انتقال! ۱۳ جنوری کی شب کو مکرمی اخوند کار حافظ محمد طیب اللہ صاحب پریذیڈنٹ انجمن ہائے احمدیہ ضلع مرشد آباد بنگال بعمر ۶۹ سال قادیان میں وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون آپ نہائت ہی مخلص اور والہانہ تبلیغی جوش رکھنے والے وجود تھے۔ آپ کے ذریعہ مرشد آباد کے علاقہ میں کئی نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ آپ اپنے علاقے کے ایک ممتاز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے اعزہ و اقربا میں سے اکثر افراد بنگال میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ اور ان کی مخالفت کے باوجود آپ نہائت مردانگی کے ساتھ احمدیت پر قائم رہے۔ ایسے بزرگ انسان کی وفات پر ہمیں بہت رنج اور افسوس ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ ان کے درجات بلند کرے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور صحیح معنوں میں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ موصی تھے۔ اس لئے مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔
خاکسار سید اعجاز احمد مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان

دعائے مغفرت۔ حشمت علی صاحب برجیاں خورد ضلع جالندھر کا لڑکا محمد اقبال و چودھری محمد علی صاحب موصی ساکن گھٹیالیاں و محمد افضل صاحب اوکاڑہ کی پوتا کی اکلوتی لڑکی امۃ الرشید بیگم صاحبہ

ہو جاتا ہے۔ تو پھر اُسے اپنا وجود بھی نظر نہیں آتا۔ خدا ہی خدا نظر آتا ہے۔ اور وہ خود کو بھی خدا ہی دیکھتا ہے۔ مگر اپنی ذات میں پھر بھی انسان ہی رہتا ہے۔ یہ صرف ایک احدیت کی تجلی ہوتی ہے۔ جس طرح آگ کی تجلی سے لوہا آگ دکھائی دینے لگ جاتا ہے۔ حالانکہ دونوں کی ذات میں اتحاد نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف یہ قرب کا اثر ہوتا ہے اسی طرح سالکوں پر تقرب الی اللہ کی ایسی حالتیں علیٰ قدر مراتب وارد ہوتی رہتی ہیں۔

الٹی منطق

مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو عبارتیں پیش کر کے الٹی منطق استعمال کرتے ہوئے اُن سے ایک منطقی شکل بنا کر عجیب قسم کا نتیجہ نکالا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی یہ منطقی شکل دیکھکر مجھے ایک منطقی کی مثال یاد آجاتی ہے۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرح الٹی منطق چلایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ وہ ایک کھجور پر چڑھا کھجور کا پیڑ اتنا بلند تھا۔ کہ وہ چڑھ تو گیا۔ مگر اتر نہ سکا۔ بالآخر اس نے شور ڈالا۔ لوگ جمع ہوئے۔ تو انہیں کہا۔ کہ رسہ اوپر پھینکو۔ انہوں نے کسی طریق سے اس تک رسہ پہنچایا۔ منطقی صاحب نے اُسے کمر میں باندھ لیا۔ اور کہا جھٹکا دو۔ نیچے کے لوگوں نے جھٹکا جو دیا۔ تو منطقی صاحب دھڑام سے زمین پر آگرے۔ اور گرتے ہی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ لوگوں نے پوچھا۔ منطقی صاحب یہ کیا ہوا۔ کہنے لگے کچھ نہیں قسمت کا پھیر ہے۔ ورنہ منطق تو میری درست ہے۔ کیونکہ میں نے بیسیوں آدمیوں کو اس ترکیب سے کوئیں سے باہر نکالا ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی منطق بھی عجیب شکل میں نمایاں ہوتی ہے۔ وہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو تحریریں پیش کرتے ہیں۔ اول یہ کہ ان یاجوج و ماجوج ھم النصاریٰ من الروس والاقوام البریطانیۃ (حمامۃ البشریٰ ص۲) کہ یاجوج ماجوج وہ روس اور اقوام برطانیہ کے عیسائی ہیں۔ دوسری عبارت یہ پیش کرتے ہیں۔ میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے۔ کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں۔ اور دل کی سچائی سے اُن کے مطیع رہیں۔ (رسالہ ضرورۃ الامام ص۲۳)

مولوی ثناء اللہ صاحب اس پر لکھتے ہیں۔ ان دونوں عبارتوں کو منطقی قاعدہ سے ملائیں تو صورت یوں ہوگی۔

(۱) احمدی برطانیہ قوم سے ہیں۔ کیونکہ وہ ان میں سے اولی الامر ہیں۔

(۲) برطانیہ یاجوج ماجوج ہیں

نتیجہ یہ نکلا احمدی یاجوج ماجوج ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو یہ منطقی شکل پیش کی ہے۔ دراصل یہ ایک مغالطہ ہے۔ اسی قسم کے مغالطہ کی مثال منطق کی کتب میں یوں دی گئی ہے۔

(۱) الانسان یاکل الدجاجۃ (صغریٰ)
انسان مرغی کھاتا ہے۔

(۲) الدجاجۃ یاکل النجاسۃ (کبریٰ)
مرغی نجاست کھاتی ہے۔

نتیجہ فالانسان یاکل النجاسۃ
انسان نجاست کھاتا ہے۔

جس طرح اس مغالطہ میں صغریٰ کے ذریعہ مغالطہ دیا گیا ہے۔ ویسے ہی مولوی ثناء اللہ صاحب کی پیشکردہ منطقی شکل میں بھی صغریٰ کے ذریعہ مغالطہ دیا گیا ہے۔ اور اس سے مولوی ثناء اللہ صاحب کی منطق دانی بھی آشکار ہو رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ احمدی برطانیہ قوم سے نہیں۔ گو وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل سمجھتے ہیں۔ کیونکہ انگریز ہم میں سے ہمارے اولی الامر ان معنوں میں نہیں سمجھے جاتے کہ احمدی برطانیہ قوم سے ہیں۔ بلکہ انگریز ہم میں سے نوع انسانی کے افراد ہونے کے لحاظ سے ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور اُن کے ہمخیال دل میں تو انگریزی حکومت کے خلاف باغیانہ خیالات رکھتے۔ مگر عملاً حکومت کی طاقت و اقتدار کے مقابل اسکی اطاعت کا جوا گردن پر ڈالے ہوئے ہیں۔ یہ منافقت کا طریق ہے۔ خدا کے انبیاء لوگوں کو منافقت سے بچانے کے لئے آتے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزی حکومت کی جسے مولوی ثناء اللہ صاحب بھی عملاً اولی الامر میں سے مان رہے ہیں۔ دل سے اطاعت کی تلقین فرمائی۔ تا ہمارا عمل منافقانہ نہ رہے۔ بلکہ قول فعل اور دلی خیال میں یگانگت ہو۔ پس انگریزوں کا ہم میں سے اولی الامر ہونا ان معنوں میں ہے کہ وہ بھی نوع انسانی کے افراد ہیں۔ جیسا کہ کفار کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو انہیں میں سے قرار دیتا ہے۔ جس کے یہی معنے ہیں۔ کہ انبیاء نوع انسانی کے افراد ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورہ زمر میں فرماتا ہے۔ وسیق الذین کفروا الی جھنم زمراً حتی اذا جاءوھا فتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا الم یأتکم رسل منکم یتلون علیکم آیات ربکم وینذرونکم لقاء یومکم ھذا۔ (سورۃ زمر آخری رکوع) کہ کافر گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائینگے۔ یہانتک کہ جب وہ وہاں آجائینگے۔ تو جہنم والے کہیں گے۔ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے۔ جو تم پر تمہارے رب کی آیات پڑھتے تھے۔ اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے۔

کیا اس آیت کو سامنے رکھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق بھی ویسی ہی منطقی شکل بنانے کی جرأت کر سکتے ہیں؟ جو جرأت انہوں نے جماعت احمدیہ کے بارے میں کی ہے۔ پس حقیقت یہ ہے۔ کہ جس طرح انبیاء درحقیقت کفار میں سے نہیں۔ اور کفار کو مخاطب کر کے رسولوں کو ان میں سے نوع انسانی کے افراد ہونے کے لحاظ سے کہا گیا ہے۔ ویسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزوں کو ہم میں سے اولی الامر نوع انسانی کے افراد ہونے کے لحاظ سے کہا ہے۔ نہ اس لحاظ سے۔ کہ احمدی انگریز ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو اس جگہ عیسائی انگریزوں کو یاجوج ماجوج لکھا ہے۔ احمدی نہ تو سب انگریز ہیں اور نہ عیسائی قوم سے۔ پس مولوی ثناء اللہ صاحب کا ان کے یاجوج ماجوج ہونے کا نتیجہ نکالنا محض مغالطہ ہی جو ان کی اُلٹی منطق پر دال ہے۔

تناسخ اور مولوی ثناء اللہ صاحب

مولوی ثناء اللہ صاحب کا پانچواں اعتراض میں یہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ انہوں نے آریوں کی حمایت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تناسخ کے خلاف ایک دلیل پر جرح کی ہے۔ وہ دلیل یوں ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چشمہ معرفت ص۳۴ پر فرماتے ہیں۔

"تناسخ کے عقیدہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پرمیشر پاکیزگی کی راہوں پر چلانا نہیں چاہتا کیونکہ تناسخی جنم کے ساتھ کوئی فہرست پرمیشر نہیں بھیجتا۔ جس سے معلوم ہو۔ کہ دوبارہ آنے والی روح فلاں شخص کی ماں ہے۔ اور فلاں شخص کی دادی۔ اور فلاں شخص کی بہن۔ اور اس طرح پر محض پرمیشر کی لاپرواہی کی وجہ سے لوگ دھوکہ کھا کر حرامکاری میں پڑ جاتے ہیں۔ کیونکہ جس مرد کی کسی عورت سے شادی ہوئی اور شادی سے ایک مدت دراز پہلے اس کی ماں اور دادی اور ہمشیرہ مرچکی ہیں۔ تو اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ جس عورت سے شادی کی گئی ہے۔ شائد وہ اس کی ماں ہی ہو یا دادی ہو یا ہمشیرہ ہو۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسی حرامکاری پھیلنے کی پرمیشر کو کچھ پرواہ نہیں۔ بلکہ عمداً چاہتا ہے کہ ناپاکی دنیا میں پھیلے"۔

مولوی ثناء اللہ صاحب اس پر جرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ مرزا صاحب نے اس اعتراض میں علم منطق کا خلاف کیا ہے۔ علم منطق کا قانون بتانے سے پہلے یہ بتانا مفید ہوگا۔ کہ ہر قوم میں نکاح کا رشتہ موت یا طلاق تک رہتا ہے۔ باصطلاح منطق اس کو قضیہ مشروطہ عامہ کہنا چاہئے۔ اس قضیہ میں وصف اٹھ جانے سے حکم بدل جاتا ہے۔ اہل منطق اس قضیہ کی یوں مثال دیا کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام پر اعتراضات کے جوابات

۲۶ دسمبر جلسہ سالانہ میں جناب مولوی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے جو تقریر کی۔ اس کی دوسری قسط درج ذیل کی جاتی ہے

(۲)

شرک کا سراسر جھوٹا الزام

مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک یہ اعتراض بھی کیا ہے۔ کہ آپ نے شرک کی تعلیم دی ہے۔ میرے نزدیک مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ حملہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ان کے سب حملوں سے بڑھ کر ہے۔ مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر توضیح مرام سے یوں پیش کرتے ہیں ؎

شانِ احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

اور اس کا یہ ترجمہ کرتے ہیں۔ کہ حضرت احمد کی شان خدا کے سوا کون جانتا ہے۔ وہ ایسے ہیں۔ کہ اپنی ذات سے جدا ہوئے ہیں۔ درمیان میں میم آگئی ہے۔"

پھر اس ترجمہ کا مفہوم یہ لکھتے ہیں۔

"یعنی احمد دراصل احد ہے۔ احد سے جدا ہوا تو درمیان میں میم آگئی۔" اور آخر میں نوٹ دیتے ہیں۔ ناظرین اس مشرکانہ تعلیم پر کہا جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے جو توحید سکھائی ہے۔ وہ پہلے نبیوں سے بڑھ کر ہے (علم کلام مرزا صفحہ ۱۴۶)

حضرات! ہم نے یہ دعوے کبھی نہیں کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے جو توحید سکھائی ہے۔ وہ پہلے نبیوں سے بڑھ کر ہے۔ ہاں میں یہ ضرور کہتا ہوں۔ کہ اس شعر کا جو ترجمہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے تحریر کیا ہے۔ وہ ایسا غلط ہے۔ کہ اسے پڑھ کر مولوی صاحب فارسی میں طفل مکتب نظر آتے ہیں۔ پھر انہوں نے اس کا جو مفہوم لکھا ہے۔ وہ تو ترجمہ سے بھی زیادہ غلط ہے۔ اور پھر عجیب بات یہ ہے۔ کہ اپنے اس ظلم کو لے کر مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام پر معترض ہیں حالانکہ اس شعر کا صحیح ترجمہ یہ ہے۔ کہ احمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی شان کو خدا کے سوا کون جانتا ہے۔ وہ (احمد صلے اللہ علیہ وسلم) اپنی ذات سے ایسے جدا ہوئے (یعنی خدا تعالےٰ میں اس طرح فانی ہوئے) کہ درمیان سے میم اٹھ گیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں درمیان میں میم آگئی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں درمیان سے میم اٹھ گیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ غلط ترجمہ اس لئے کیا۔ کہ احمد واحد کی ذات اس شعر میں ایک قرار دے کر شرک کا الزام دیں حالانکہ اس میں احمد کے اپنی ذات سے جدا ہونے کا مفہوم خدا سے جدا ہونا نہیں۔ بلکہ ان الفاظ میں آپ کے فانی فی اللہ ہونے کی حالت بیان کی گئی ہے۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے وجود سے ایسے کھوئے گئے۔ کہ انہیں اس کیفیت محویت وفنا میں ہر طرف احد ہی احد کا جلوہ نظر آتا تھا۔ اور احمد ہونا بھی احد کے رنگ میں متجلی دکھائی دیتا تھا۔ یہی مفہوم ہے درمیان سے میم اٹھ جانے کا۔ حضرات یہ ہے مفہوم اس شعر کا جس کا ترجمہ بگاڑ کر مولوی ثناء اللہ صاحب نے کچھ کا کچھ بنا دیا۔

اولیاء اللہ کا کلام

اب اگر اس مفہوم پر بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کو اعتراض ہو۔ تو وہ اولیاء اللہ کا کلام ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت معین صاحب چشتی علیہ الرحمت فرماتے ہیں۔ کہ مجھ پر ایک ایسی محویت اور استغراق کی کیفیت طاری ہوئی۔ کہ

نہ عصیاں ماند نے طاعت
شدم محو اندر آں ساعت
چناں گشتم در آں حالت
کہ دے من گشت وشنم دے

(دیوان معین الدین چشتی)

کہ فنا فی اللہ کی وہ کیفیت ایسی تھی۔ کہ نہ نافرمانی کا وجود رہا نہ طاعت کا۔ میں اس گھڑی خدا کی ذات میں محو تھا۔ اور اس حالت میں ایسا ہو گیا۔ کہ وہ میں بن گیا۔ اور میں وہ بن گیا۔ اس شعر میں حضرت معین الدین علیہ الرحمۃ کی یہ مراد نہیں۔ کہ میری ذات خدا کی ذات ہو گئی۔ بلکہ صرف ایسی کیفیت فنا کا ذکر ہے۔ جس میں انہیں اپنا وجود بھی دکھائی نہیں دیتا تھا۔ بلکہ صرف خدا ہی خدا کا جلوہ نظر آتا تھا۔

شائد مولوی ثناء اللہ صاحب کہیں کہ حضرت معین الدین میرے کوئی پیر نہیں۔ کیونکہ آجکل کے اہلحدیث اولیاء اللہ کی ایسی روحانی کیفیات سے منکر ہیں۔ اور انہیں شطحیات قرار دے کر رد کر دیا کرتے ہیں۔ اس لئے ایک ایسے بزرگ کا قول پیش کرتا ہوں۔ جن کی قدر ومنزلت مولوی ثناء اللہ صاحب کے دل میں بھی بہت ہے۔

حضرت مولوی اسمٰعیل صاحب شہید کا کلام

حضرت مولوی اسمٰعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ چوں امواج جذب وکشش رحمانی نفس کاملہ ایں طالب را در قعر لجج بحار احدیت فرو میکشد زمزمۂ انا الحق ولیس فی جبتی سوی اللّٰہ از ال سر برمے زند۔ پھر اسی قول میں آگے چل کر لکھتے ہیں۔ ایں مقامیست بس باریک ومسئلہ ایست بس نازک باید کہ در آں نیک تامل کنی۔ پھر آخر میں فرماتے ہیں۔ گویا مولوی ثناء اللہ صاحب جیسوں کو نصیحت کرتے ہیں۔

" زنہار دریں معاملہ تعجب نہ نمائی و بانکار پیش نہ آئی زیرا کہ چوں از نار وادی مقدس ندائے انی انا اللہ رب العالمین سر بر زد اگر از نفس کاملہ کہ اشرف موجودات است ونمونہ حضرت ذات است آواز انا الحق برآید محل تعجب نیست۔ (کتاب صراط مستقیم صفحہ ۱۴۳-۱۴۴)

اس جگہ بتایا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ کی جذب کرنے والی لہریں جب کسی کو احدیت کے سمندر میں غوطہ زن کر دیتی ہیں۔ تو پھر ایسے فانی فی اللہ کی حالت ایسی ہو جاتی کہ وہ انا الحق پکار اٹھتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے۔ کہ میرے لباس میں سوائے خدا کے اور کچھ نہیں مولوی اسمٰعیل صاحب شہید ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ اس معاملہ میں تعجب نہیں کرنا چاہیئے۔ اور ایسی حالت کا انکار نہیں کرنا چاہیئے

اگر مولوی ثناء اللہ صاحب عارف باللہ پر علی قدر مراتب ایسی گھڑیوں کے آنے سے اب بھی منکر رہیں۔ اور سید صاحب علیہ الرحمۃ کے بیان کو بھی خاطر میں نہ لائیں۔ تو وہ یاد رکھیں۔ کہ سید صاحب موصوف نے اس مضمون کو ایک حدیث نبوی سے استنباط کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے صحیح بخاری کی حدیث کے ایک حصہ کو استشہاد کے طور پر پیش بھی کیا ہے۔ کہ

ما یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل فاحبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا (صحیح بخاری جلد ۴ صفحہ ۹۳ کتاب الرقاق باب التواضع)

خدا تعالےٰ فرماتا ہے میرا بندہ نوافل سے میرا ایسا مقرب ہو جاتا ہے۔ کہ میں اس سے پیار کرنے لگ جاتا ہوں۔ پس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ تو میں اس کا کان ہو جاتا ہوں۔ جس سے سنتا ہے۔ اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ چلتا ہے۔

پھر ایک روایت میں وہ یہ پیش کرتے ہیں۔ لسانہ الذی یتکلم بہ۔ کہ میں اس کی زبان بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ اب کیا مولوی ثناء اللہ صاحب اسے بھی مشرکانہ تعلیم قرار دیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس روحانی کیفیت کو بطور مثال بھی بیان فرمایا ہے۔ کہ یہ کیفیت ایسی ہوتی ہے۔ جیسے لوہے کو آگ کی بھٹی میں رکھ دیا جائے۔ تو وہ آگ ہی آگ دکھائی دیتا ہے۔ مگر اس کی ذات لوہا ہی رہتی ہے۔ نہ کہ آگ۔ اسی طرح شان احدیت میں جب کوئی سالک فنا

ؔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حرف میم کو مؤنث استعمال کیا ہے۔ حالانکہ اہل زبان مذکر استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً مفتی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی فرماتے ہیں ؎

خلف وہ ہے جو کرے نام روشن جد امجد کا
الف احد کا میم احمد کا دال آدم میں احمد کا

الکاتب متحرک الاصابع مادام کاتباً (کاتب کی انگلیاں حرکت کرتی ہیں جب تک وہ کاتب ہے) جب کتابت کا فعل ختم ہو جائے تو حرکت ضروری نہیں۔ اس اصول کے مطابق آریہ کہہ سکتے ہیں کہ والدین اور اولاد وغیرہ کا تعلق موت تک ہے۔ اس کے بعد نہیں۔ بالفاظ دیگر قضیہ مشروط عامہ ہے۔ پس آپ کا سارا استدلال تارِ عنکبوت سے زیادہ کمزور ہے۔ (ناقابل مصنف صفحہ ۳۵ و ۳۶)

اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے کہ رشتے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک قدرتی جیسے ماں، باپ، بہن، بھائی کا رشتہ۔ دوسرے وہ رشتے جو انسانی معاہدہ سے قائم ہوتے ہیں۔ جیسے بیوی وغیرہ کا رشتہ۔ قدرتی رشتے نہ کبھی ٹوٹتے ہیں نہ ٹوٹ سکتے ہیں۔ لیکن دوسری قسم کے رشتے جن کا تعلق انسانی معاہدہ سے ہوتا ہے۔ وہ ٹوٹ بھی جاتے ہیں۔ اور ٹوٹ بھی سکتے ہیں۔ ہندوؤں کے نزدیک نکاح کا رشتہ موت سے نہیں ٹوٹتا۔ اسی لئے آریوں میں بیوہ کی نیوگی اولاد اصل خاوند کی اولاد قرار پاتی ہے۔ لیکن ماں باپ، دادی، ہمشیرہ کے رشتہ کو بیوی کے رشتہ پر مولوی صاحب کا قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب اس امر سے خوب واقف ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے رسالہ نکاح آریہ کے صفحہ ۳۳ و ۳۴ پر خود لکھتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں اور فلسفہ قدرت شہادت دیتا ہے کہ جو تعلق انسانی فعل کے ذریعہ ہوتا ہے وہ منفک ہو جاتا ہے یا قابل الفکاک ہوتا ہے۔ انسانی رشتے دو قسم کے ہیں۔ ایک قدرتی جو بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کے متعلق ہو جاتے ہیں۔ جیسے ماں، باپ، بھائی، بہن وغیرہ۔ جونہی بچہ پیدا ہوا۔ باپ باپ بنا۔ پھر چاہے وہ بچہ باپ کے مذہب اور خیالات پر رہے یا نہ رہے۔ جب کبھی وہ ولدیت لکھائیگا تو وہی لکھائیگا جس کے ہاں پیدا ہوا تھا۔ برخلاف اس کے نکاح کا تعلق چونکہ انسانی فعل سے ہوتا ہے، اسلئے یہ تعلق مثل دوسرے تعلقات (دوستی دشمنی وغیرہ) کے ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ اس کے دوستانہ تعلقات کتنے لوگوں سے آج تک ہوئے۔ اور کتنوں سے ٹوٹے۔ یہی حالت نکاح کی ہے۔ اسلام میں مسئلہ طلاق اسی فلسفہ قدرت کے اصول پر مبنی ہے۔

اب دیکھیے اس جگہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے نکاح کے رشتہ کو ماں باپ کے رشتہ کے خلاف قرار دیکر دونوں کو ایک دوسرے کے متضاد قرار دے دیا ہے اور اس طرح گویا ایک قسم کا دوسری قسم پر قیاس کرنے کی اجازت نہیں دیتے لیکن جب انہیں آریوں کی حمایت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کا جوش اٹھتا ہے۔ تو اپنی مسلمہ بات بالکل فراموش کر دیتے ہیں۔ اور ماں، باپ، دادی، ہمشیرہ کے قدرتی رشتہ کا نکاح کے رشتے پر قیاس کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حضرات یہ ہے مولوی ثناء اللہ صاحب کا علم کلام۔ جسے لے کر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ان کی یہ حمایت آریوں کو قطعاً کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تناسخ کے خلاف یہ دلیل انکے مسلمات کے رُو سے بھی ایک مضبوط چٹان کی صورت میں قائم ہے۔ اور قائم رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

درخواست دُعاء

ایک ہفتہ قبل برادر عزیز سید عبدالمجید پسر سید عنایت علی شاہ صاحب مرحوم اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر جوچیت سنگھ والا نزد بہاول نگر متعین ہیں پر انفلوانزا کا شدید حملہ ہوا۔ میں منت و عاجزی سے حضرت اقدس اور جماعت کے مخلصین سے پُر زور دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔ احباب دردِ دل سے دُعا کریں۔ خدا عزیزم موصوف کو فوری صحت عمر و اقبال عطا کرے۔ عاجز [illegible]

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۱۶ ؍ جنوری۔ کرنل ناکس وزیر بحر امریکہ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جلد جنگ ختم ہونے کا امکان نہیں۔ یہ امید کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ جرمنی میں انقلاب ہو جائے گا۔ جہاں تک بحرالکاہل کا تعلق ہے۔ فتح پانے میں دیر لگیگی اور یہ مہنگی پڑے گی۔

ماسکو ۱۵ ؍ جنوری۔ روسی فوجیں وائٹ روس کے اہم شہر موزیر پر اور کالنس کو دوبچی پر قابض ہو گئی ہیں۔ اور تیز رفتاری کے جرمنوں کے بہت بڑے گڑھ پنسک کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ جو پولینڈ کی راجدھانی وارسا کی طرف جانے والی مین ریلوے پر واقع ہے۔ اور اس سے تقریباً ایک سو میل ہے۔ موزیر یہاں سے تقریباً ایک سو میل شمال مغرب میں ہے۔ روسیوں کی تازہ یورش کا مقصد یہی معلوم ہوتا ہے کہ وارسا پر قبضہ کر لیا جائے:

ماسکو ۱۵ ؍ جنوری۔ وائٹ روس کے محاذ پر لڑائی کے متعلق ایک روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سُرخ فوجوں کے دستے مشرق سے بڑھتے ہوئے دریائے پرپٹ پر پہنچ گئے ہیں۔ اور دشمن کی پسپائی کا راستہ کاٹ دیا ہے۔

ماسکو ۱۶ ؍ جنوری۔ ایک جرمن نیوز ایجنسی نے بیان کیا ہے۔ اپنی فوجوں کی شکست کی وجہ سے ہٹلر نے اپنا ہیڈ کوارٹر جو پہلے یوکرین میں تھا۔ اب مغربی پولینڈ میں منتقل کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۵ ؍ جنوری۔ جرمن نیوز ایجنسی کا ایک اعلان مظہر ہے کہ صوفیہ خالی کر دیا گیا ہے بمباری سے بھگدڑ مچ گئی ہے تمام سکول اور یونیورسٹیاں بند کر دی گئی ہیں۔ وزیر انصاف نے اعلان کیا ہے۔ کہ تمام مقدمات ۲۸ جنوری تک ملتوی کر دیئے جائیں گے۔ بمباری سے غیر ملکی سفارتخانے بھی تباہ ہو گئے۔ اب تک صوفیہ سے کل ۳ لاکھ آدمی نکل چکے ہیں۔

ہری پور ۱۵ ؍ جنوری۔ لوٹ مار اور آتشزدگی کے سلسلہ میں گرفتار شدگان کی تعداد پچاس تک پہنچ گئی ہے۔

انقرہ ۱۶ ؍ جنوری۔ مسٹر چقماق کی بجائے جنرل آر بے کور کا چیف سٹاف مقرر کئے جانے پر یہاں کے سیاسی حلقوں میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں اور کہا جا رہا ہے کہ حکومت ترکی آئندہ موسم بہار میں اتحادیوں کی طرف سے جنگ میں شامل ہونے کی بنا پر یہ تبدیلی کر رہی ہے۔ جنرل چقماق ترکی کے جنگ میں شامل ہونے کا مخالف تھا۔

نئی دہلی ۱۶ ؍ جنوری۔ نیو ڈیفنس آف انڈیا رولز (۸۰ بی) کا مقصد کاشتکاری کا کنٹرول کرنا ہے۔ جس کے ماتحت مرکزی یا صوبائی گورنمنٹ کسی خاص فصل کی کاشت کی ممانعت؛ کنٹرول کر سکتی ہے۔ بنجر یا کاشتکاری کے قابل زمین پر کاشت کرانا یا حکم کی برخلافی پر فصل ضبط کر سکتی ہے۔ صوبائی گورنمنٹ (۸۰ اے) کے ماتحت مرکزی گورنمنٹ سے منظوری لے کر حکم جاری کر سکتی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان میں خوردنی اشیاء زیادہ مقدار میں پیدا کی جائیں۔

برلن ۱۶ ؍ جنوری۔ جرمن ریڈیو نے یہ خبر سنائی ہے کہ گذشتہ منگلوار کو جرمنی پر جو بڑی ہوائی لڑائی ہوئی۔ اس میں جرمنوں نے امریکن بمباروں کے خلاف پہلی بار غبارہ نما بم استعمال کئے۔ جنہیں جرمن ماہرین فضائی سرنگیں کہتے ہیں۔ یہ ایک طرح کے غبارے تھے۔ جو ۳۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے تین ہزار فٹ کی بلندی تک امریکن بمباروں کا راستہ روکنے کے لئے مسلسل چلائے گئے۔ ان کے ساتھ ہوائی جہاز ٹکراتا ہے۔ تو وہ پھٹ کر اسے نقصان پہنچاتے ہیں۔

لاہور ۱۵ ؍ جنوری۔ خاکساران کے محکمہ تعزیر نے سالار شہر گوجرانوالہ کو پانچسو روپیہ جرمانہ اور دس بیدوں کی سزا اسلئے دی ہے کہ اس نے ایک بنگالی عورت سے جو اس کی تحویل میں دی گئی تھی خفیہ طور پر شادی کر لی۔

لاہور ۱۵ ؍ جنوری۔ لاہور ہائیکورٹ کی طرف سے اس نوٹس کے جواب میں کہ وہ وجہ بتائیں کہ کیوں نہ انہیں پریکٹس سے معطل کیا جائے۔ پنجاب کے گیارہ ایڈووکیٹ اور وکلا لاہور ہائیکورٹ کے روبرو پیش ہوئے ان وکلاء کے خلاف الزام یہ ہے کہ انہوں نے مختلف مقدمات قتل میں ملزموں کی طرف سے پریوی کونسل میں اپیل کرنے کے لئے بغیر معقول وجوہ کے سرٹیفکیٹ جاری کئے۔ تمام وکلاء نے غیر مشروط معافی مانگی۔ فاضل ججوں نے فیصلہ محفوظ رکھا۔

ہری پور ۱۶ ؍ جنوری۔ ڈپٹی کمشنر نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی۔ جس کے ممبر مسٹر چندر سبھان ایڈووکیٹ۔ قاضی محمد رفیق۔ مولوی غلام غوث ایڈووکیٹ اور ماسٹر موہن سنگھ ہیڈ ماسٹر خالصہ ہائی سکول تھے۔ اس کمیٹی کے سپرد کام یہ تھا کہ وہ تحقیقات کرے کہ شہر کا کتنا نقصان ہوا۔ یہ رپورٹ اب پیش کر دی گئی ہے۔ جس میں نقصان کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ لگایا گیا ہے۔

بمبئی ۱۶ ؍ جنوری۔ چیئرمین ٹیکسٹائل کنٹرول بورڈ نے بورڈ کے اجلاس میں اعلان کیا کہ اگرچہ بورڈ نے یہ خیال کیا تھا کہ کپڑے کی ۳ ہزار قسموں کی قیمتیں مقرر کی جا چکی ہیں۔ مگر اب ۲۰ ہزار سے زیادہ قسموں کے نرخ مقرر کئے جا چکے ہیں۔ صرف نرخوں کا مقرر کر دینا ہی کافی نہیں تھا۔ سب سے ضروری بات یہ تھی کہ ہندوستان کے کروڑوں اشخاص کو کپڑا اور سوت بہم پہنچایا جائے۔ اس سلسلہ میں یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ کچھ صوبجاتی حکومتوں نے ایسی تدابیر اختیار کیں۔ جن سے یہ مقصد پورا ہو گیا۔

لنڈن ۱۶ ؍ جنوری۔ جرمنوں کو اب انہی مصائب کا سامنا ہو رہا ہے جن کا نپولین کی پسپا ہونے والی فوجوں کو ہوا تھا۔ جب روسی فوجیں پنسک کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ جو ۱۹۳۹ء کی پولش سرحد کے اندر جرمنوں کا بھاری اڈہ ہے۔ موزیر اور کالنسکو وچی میں جرمنوں کے ہاتھ سے ایسے اڈے نکل گئے ہیں جن میں موسم سرما کے باقی ایام میں پناہ لے سکتے تھے۔ روسی توپخانہ نے ان پر زبردست گولہ باری کی ہے۔ اب گوریلا فوجیں انہیں پریشان کر رہی ہیں۔ اوپر سے ہوائی جہاز بم برسا رہے ہیں۔ اور اب جرمن فوجیں ایک ایسے علاقہ کی طرف کھسکی جا رہی ہیں جو دنیا بھر میں سب سے زیادہ سنسان اور غیر آباد ہے۔ روسی فوجیں حیرت انگیز رفتار کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں۔

کلکتہ ۱۶ ؍ جنوری۔ بنگال گورنمنٹ نے ایک پریس کمیونک میں بتایا کہ اس نے نوجوان فاقہ کش اور بے خانماں عورتوں کو بیواؤں کی ناپاک زندگی سے بچانے کیلئے کیا کاروائی کی ہے۔ گورنمنٹ نے ایسی عورتوں کے لئے ہر مرکزی شہر میں ریسکیو ہوم کھولنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ اس کام کیلئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ گورنمنٹ کو یہ معلوم کر کے بہت دُکھ ہوا ہے۔ بعض اشخاص نوجوان عورتوں کو جمع کرنے میں مصروف ہیں۔ انہیں غلط وعدے دیکر پھسلایا جاتا ہے۔ اور پھر انہیں بدکاری کے لئے دوسرے مقامات پر بھیجدیا جاتا ہے افسروں کے نام اس بارے میں سخت کارروائی کرنے کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔

ہوشیار پور ۱۶ ؍ جنوری۔ ماہ دسمبر میں دیانند سالویشن مشن کے ورکروں کی کوشش سے ۲۴۸ غیر ہندو شدھ کئے گئے اور ۵۵ اغوا شدہ ہندو عورتیں واپس لائی گئیں۔

مدراس ۱۶ ؍ جنوری۔ مہاراجہ بڑودہ نے مدراس کے سربرآوردہ زمیندار مہاراجہ پتھاپورم کی راجکماری سے شادی کی ہے۔ یہ ان کی دُوسری شادی ہے۔ پہلی مہارانی بھی زندہ ہیں۔

لنڈن ۱۶ ؍ جنوری۔ اٹلی میں پانچویں فوج دشمن کی اہم چھاؤنی کیسینو کی طرف بڑھ رہی ہے اور چند پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ کیسینو کے جنوب میں اتحادی فوجوں نے ایک پہاڑی پر دھاوا بول دیا ہے۔ اور کئی اہم چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

ماسکو ۱۶ ؍ جنوری۔ اسوقت روس میں دو جگہ نہایت زور کا رن پڑ رہا ہے۔ ایک پلیٹ کی دلدلوں کے جنوبی سرحد پر اور دوسرے [illegible] یوکرین میں۔ دوسری طرف مغرب میں پنسک کی طرف فوجیں بڑھ رہی ہیں جو دشمن کی اہم چھاؤنی ہے۔